داؤدی بوہرہ فرقے میں عزاداری

ڈاکٹر سریش مشرا☆

بوہرہ فرقہ

مشرقی اسماعیلی یا نزاری بوہروں کی نمائندگی گجرات میں 'خوجے' کرتے ہیں اور مغربی اسماعیلی یا مستعلی فرقے کی نمائندگی بوہرے کرتے ہیں۔ 'نزاری، اور مستعلی فرقوں کا یہ بٹوارا آٹھویں فاطمی خلیفہ مستنصر باللہ (۱۰۳۵ تا ۱۰۹۴) کے عہدِ حکومت میں ہوا تھا۔ مستعلی بوہرے عام طور پر داؤدی بوہرے کہے جاتے ہیں یہ نام انہیں داؤد بن قطب شاہ ستائیسویں داعی کی نسبت سے دیا گیا ہے۔[۱]

اسماعیلی فرقوں کا گجرات میں قیام اور جماؤ ہندوستانی تاریخ کی ایک انوکھی حقیقت ہے۔ ہندوستان میں کسی دوسری جگہ یہ فرقے قابلِ ذکر تعداد میں موجود نہیں ہیں۔ ہندوستان میں کسی دوسری جگہ اسلام کا نفوذ اتنے پرامن طریقے سے نہیں ہوا اور کسی فرقے کا عروج اتنے غیر محسوس انداز میں وجود میں نہیں آیا۔ اور اہم بات یہ کہ مسلمانوں کے کسی اور فرقے نے اپنے طرزِ فکر میں بیوپار اور کاروبار کو اتنا واضح طور سے نہیں اپنایا۔ اس سلسلے میں اُن کے مقابلے میں آنے والا اگر کوئی اور فرقہ ہے تو وہ صرف گجراتی 'میمنوں' کا ہے۔[۲]

دوسرے شیعوں کی طرح داؤدی بوہرے بھی حضرت علیؑ سے گہری عقیدت مندی رکھتے ہیں اور علیؑ اور فاطمہؑ کے خاندان میں ہونے والے اماموں کی تصدیق کرتے ہیں۔ جہاں تک علیؑ اور فاطمہؑ کے خاندان کے اماموں کا تعلق ہے بوہروں کو ان حضرات کے جمہوری انتخاب کے مقابلے میں ان کے منصوص من اللہ ہونے کا حامی کہا جاسکتا ہے۔ یہی بنیادی اصول بوہرہ فرقے میں ان کے اعلیٰ ترین رہنما کے تقرر میں بھی عملاً اپنایا جاتا ہے۔

☆ بھوپال

۱۔ حسین ملا عبدال، گلزار داؤدی، ص ۳۱، اس کتاب میں سنہ اشاعت نہیں دیا ہوا ہے (کچھ قرائن سے ۱۹۱۹ ثابت ہوتا ہے)

۲۔ مصرا، ستیش سی۔ مسلم کمیونیز ان گجرات، بامبی، ۱۹۶۴، ص ۱۴

داعیِ مطلق

بوہرہ فرقے کے سربراہ داعیِ مطلق کہلاتے ہیں اور انہیں 'سیدنا' یعنی ہمارا سردار کا خطاب دیا جاتا ہے۔ انہیں 'ہز ہولینیس' (تقدس مآب) بھی کہا جاتا ہے۔ اصل میں انہیں 'امام' کا درجہ دیا جاتا ہے۔[1] پوری دنیا میں بوہرہ فرقے پر مذہبی نمائندوں کا ایک سلسلۂ مراتب کے توسط سے داعیِ مطلق گرفت رکھتا ہے۔ یہ سلسلہ مراتب بتدریج (نیچے کی طرف) 'مذہون' 'مکاسر' 'شیخ' عامل، اور میاں صاحب کی اصطلاحوں سے جانا جاتا ہے۔[2]

داؤدی بوہرہ فرقے کی تاریخ ہندوستان میں اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب اس کے ۲۳ویں داعی محمد عزیزالدین احمد آباد میں قیام پذیر ہوئے ۲۳ویں سے ۳۳ویں داعیوں کا صدر مقام ۹۷۴ سے ۱۰۶۵ ھ تک احمد آباد رہا۔ پھر ۳۴ویں سے ۳۸ویں داعی تک جام نگر، ۳۹ویں اور ۴۰ویں داعیوں کا اجین اور ۴۱ویں، داعی ۱۱۹۳ سے ۱۲۰۰ ھ تک برہان پور منتقل ہوگئے۔ داعیوں کے صدر مقام کی یہ متواتر تبدیلی ان پر سنی حکمرانوں کی زیادتیوں اور دباؤ کی وجہ سے ہوئی۔ اس مذہبی ستم رانی کے اثر سے لگ بھگ تمام قسم کے رہائشی اور زراعت پیشہ لوگوں کو اپنے مسلک بدلنے پڑے اور نتیجتاً جو کچھ بچا وہ بوہروں کا ایک تجارتی خانہ بدوش طبقہ تھا۔ برطانوی حکومت کے قیام کے بعد سے بوہروں پر یہ دباؤ ختم ہوا اور ان کے داعیِ مطلق نے ۱۷۸۵ء میں سورت میں قیام کرلیا۔[3] یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ انتالیسویں سے اکتالیسویں داعی نے برہان پور اور اجین میں قیام کیا اور ان مقامات کو اپنا صدر مقام بنایا تو اس کی وجہ سندھیا حکمرانوں کی فراخدلی تھی، جنہوں نے مذہبی تحفظ کے ساتھ انہیں کافی زمین بھی دی۔

اپنے معتقدین پر داعی کا تسلط عاملوں کے توسط سے قائم ہوتا ہے، اُن سب ہی مراکز میں جہاں بوہرے رہتے ہیں، داعیوں کے نمائندے ہوتے ہیں۔ عامل کی بالکل واضح اجازت کے بغیر کوئی مذہبی یا سماجی کام جائز نہیں مانا جاتا۔ عامل وہ نمائندہ ہوتا ہے جو داعی سے 'میثاق' حاصل کرتا ہے اور وہ چٹھی یا خط دیتا ہے، جس کے دیندار بوہرے پابند ہوتے ہیں۔ صرف وہ لوگ نماز میں امامت کرسکتے ہیں جنہیں وہ اجازت دے دے، اور یہ بوہرہ مسجدوں، مقبروں اور دوسرے مقدس مقامات کے

۱- ہولسٹر، جان نارمین، اسلام اینڈ شیعہ فیتھ ان انڈیا، دہلی ۱۹۸۸، ص ۲۸۰ ۲- ہولسٹر، سابقہ حوالہ، ص ۸۲-۲۸۱
۳- حسین، ص ۴۴-۴۱

استعمال کی اُن لوگوں کے لیے ممانعت بھی کرسکتا ہے جو فرقے سے نکال دیئے گئے ہوں یا داعی اُن سے ناراض ہوگیا ہو۔ 'شیخ' بوہرہ فرقے کے علماء ہوتے ہیں۔۱

داعی جو عیش و آرام کے ساتھ محلوں میں رہتا ہے اس کے پاس اتنے وافر مالی ذرائع ہوتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے عزیزوں اور نائبین کے اخراجات برداشت کرسکے۔ اس کے لیے بوہرہ فرقے کے ہر فرد سے مذہبی فرض کے طور پر ٹیکس، خصوصی نذریں اور جرمانے وغیرہ وصول کیے جاتے ہیں۔۲

مستعلی بوہروں کے یہاں ایک کیلنڈر ہے جو عام اسلامی کیلنڈر سے کچھ مختلف ہے۔ اس میں صرف یہی فرق ہے کہ یہ ہیئتی اعتبار سے چاند ظاہر ہونے پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ اس طرح حساب مرتب کیا گیا ہے کہ ماہِ رمضان میں ہمیشہ تیس دن ہوتے ہیں۔

محرم

اسلامی کیلنڈر میں محرم بانی اسلام و پیغمبر حضرت محمدؐ کے نواسے امام حسینؑ کی شہادت کی یاد کا مہینہ ہے۔ امام حسینؑ کا احترام بلا استثنا اسلام کے تمام فرقے کرتے ہیں۔ ہندوستان میں بہت سے ہندو بھی امام حسینؑ اور اُن کے بہتر افرادِ خاندان اور ساتھیوں کے دس محرم کو کربلا میں بے رحمی سے قتل کیے جانے پر بڑے جذباتی انداز سے غم مناتے ہیں۔

بوہرہ فرقے کے لوگ جو اپنی نمازوں کے سلسلے میں بہت محتاط ہوتے ہیں وہ محرم میں سوگ منانے کے سلسلے میں اتنے ہی مستعد ہوتے ہیں۔ ان کے 'عامل' اور مقامی مُلا پوری پابندی سے مجلسیں کرتے ہیں اور ان میں اپنے وعظ یا بیانوں کے ذریعے اسلام کی اخلاقیات اور بنیادی اصولوں کی تشریح کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اسلام کی ابتدائی تاریخ بھی بیان کرتے ہیں، خصوصاً اُن اسباب کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں جن کے تحت علیؑ اور ان کے دونوں بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کی شہادت واقع ہوئی۔ ان بیانوں کے ذریعے پورے ملک میں بکھری ہوئی بوہرا آبادی کے افراد کو بہت مفید معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ ان میں دولت مند لوگ کربلا اور مکے بھی جاتے ہیں۔ یہ لوگ سختی سے موسیقی، رقص اور کسی بھی نشہ آور چیز کے استعمال یا اس کی خرید و فروخت سے پرہیز کرتے ہیں۔۳

پورے برِّ صغیر ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں محرم کے سلسلے میں رسوم و رواج، ہر جگہ ہر فرقے اور ہر مسلک میں کافی مختلف نظر آتے ہیں۔ ان رسوم میں عورتوں کا اپنے ہاتھوں کی چوڑیاں توڑنا، کربلا

۱- مصرا، ص ۱۸ ۲- حسین، ص ۹۲ ۳- حسین، ص ۹۲

میں موجود حسینؑ کے روضے کے ہوبہو شبیہیں بنانا۔ غم منانے کے لیے بالکل الگ گھر (امام باڑے، عاشورخانے) بنوانا اور بہت جذباتی انداز میں جلوس نکالنا وغیرہ شامل ہیں۔ اسلامی سال پہلی محرم سے شروع ہوتا ہے اور اس دن بوہرہ فرقہ کے ہر گھر میں بہت پرتکلف کھانے پکائے جاتے ہیں۔ اس میں کم سے کم پانچ قسم کے کھانے ضرور ہوتے ہیں۔ مچھلی، دہی، سدانا، (شکر اور گھی سے بنا ہوا)، لپکا (گڑ اور گیہوں سے بنا ہوا) اور تھولی (گیہوں سے بنا ہوا) چونکہ پہلی محرم سال کا پہلا دن ہے اس لیے اس دن مچھلی کا کھانا مبارک سمجھا جاتا ہے اور اس سے خوش نصیبی کی امید کی جاتی ہے۔[۱] دوسری تاریخ سے نویں محرم تک سوگ منایا جاتا ہے اور ہر روز صبح ۱۱ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک وعظ ہوتا ہے۔ ان وعظوں میں امام حسینؑ کے کربلا کے سفر اور اُن کی شہادت کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے اور پورا منظر بے حد جذباتی ہوجاتا ہے جس سے لوگ آہ و بکا کر رہے ہوتے ہیں۔ نماز مغرب کے بعد مجلس منعقد ہوتی ہے جس میں مرثیے اور نوحے پڑھے جاتے ہیں۔ اور گریہ و بکا ہوتا ہے۔ اس کے بعد نیاز یعنی فرقے کا کھانا ہوتا ہے اور شربت اور دودھ کی سبیل لگائی جاتی ہے۔[۲]

ماتم اور وعظ

پورے ہفتے خصوصاً دوپہر بعد وعظوں میں شریک ہونے والے مرد اور عورتوں میں ماتم کی مدت اور شدت متواتر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ لوگوں کو رونے اور سینے کے ماتم کی برابر ترغیب دی جاتی ہے تاکہ وہ امام حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں کے ساتھ قربت وعقیدت کا مظاہرہ کرتے رہیں۔ ہر مناسب موقعے پر آنسو بہنے لگتے ہیں۔ مسجد میں بالکل صحیح علامتوں پر رونے اور چیخنے کی لہریں سی اٹھتی محسوس ہوتی ہیں۔ ماتم میں کسی قسم کا ہتھیار یا اوزار استعمال کرنا سختی سے منع ہے۔[۳]

دس محرم کو پورے دن فاقہ کیا جاتا ہے۔ اس دن محرم اور سوگ کے تمام کام لگ بھگ پورے دن متواتر چلتے رہتے ہیں۔ روزانہ ہونے والا صبح کا وعظ بدستور ہوتا ہے۔ دوپہر کا وعظ شام (مغرب و عشاء) کی نماز تک چلتا رہتا ہے۔ کل ملاکر یہ آٹھ گھنٹے سے زیادہ کا ہوتا ہے۔ جیسے جیسے ہفتہ کے دن آگے بڑھتے ہیں ان عملوں کی انجام دہی میں جذباتی انہماک کی سطح اٹھتی چلی جاتی ہے۔ بوہرہ لوگ ہر

۱۔ جیسا کہ محترمہ یاسمین سیفی نے بیان کیا۔ باہبے بازار، کھنڈوا، مدھیہ پردیش

۲۔ جیسا کہ عباس سیفی صاحب نے بتایا۔ باہبے بازار، کھنڈوا، مدھیہ پردیش

۳۔ عادل، شعیب کا غیر مطبوعہ تھیسس بعنوان ہسٹری آف بوہرہ کمیونٹی تھرڈ، دی ایجز اینڈ اٹس کنٹری بیوشن ٹو دی سوشیو اکانومک، اینڈ کلچرل لائف آف انڈیا۔ دیوی اہلیا وشو ودیالیہ، اندور ۲۰۰۵، ص ۱۵۴

روز کو کسی اہم مذہبی کردار سے منسوب کردیتے ہیں۔ روزانہ وعظوں کا مختلف ناموں سے انتساب حسب ذیل ہے۔

۲- محرم ۔حضرت آدم نبی اللہ علیہ السلام

۳- محرم ۔حضرت نوح نبی اللہ علیہ السلام

۴- محرم ۔حضرت ابراہیم نبی اللہ علیہ السلام

۵- محرم ۔حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۶- محرم ۔رسول اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۷- محرم ۔مولاتنا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

۸- محرم ۔مولانا حضرت علی علیہ السلام

۹- محرم ۔حضرت امام حسن علیہ السلام

۱۰- محرم ۔حضرت امام حسین علیہ السلام

اس سے قطع نظر کہ کونسا دن کس مقدس ذات کے لیے مقرر ہے ہر روز کے وعظ کے آخری حصے میں کربلا کے واقعات کا کچھ ذکر ضرور شامل کیا جاتا ہے۔کم وبیش ہر بوہرہ اس داستان سے واقفیت رکھتا ہے۔[۱]

بوہرہ حضرات میں مذہبی عملوں کے دوران آلتی پالتی مار کر بیٹھنا، کسی دیوار سے پیٹھ لگا کر سہارا لینا بُرا سمجھا جاتا ہے۔صرف اس طرح بیٹھنا صحیح مانا جاتا ہے کہ ٹانگیں جسم کے اوپری حصے سے دبی رہیں۔ (غالبًا دو زانو بیٹھنا مراد ہے) اس طرح بیٹھنے میں صرف اتنی ڈھیل ممکن ہے کہ جسم کے بوجھ کو کبھی کبھی ایک سے دوسری طرف منتقل کرلیا جائے۔

آٹھ یا نو محرم کو پوری دنیا کے بوہروں کو ایک کھانا دیا جاتا ہے جس میں ہر جگہ ایک سا کھانا ہوتا ہے۔ اس کا کل خرچ داعی برداشت کرتا ہے۔مختلف شہروں اور قصبوں وغیرہ میں داعی کے مقرر کردہ نمائندے اس کے انتظامات کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔[۲]

عاشورہ

۱۰ محرم کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔اس دن لوگ فاقہ کرتے ہیں مگر روزے کی طرح نہیں اس کے لیے کسی

۱- عادل، شعیب، ص ۱۵۱ ۲- جیسا کہ محترمہ یاسمین سیفی نے بتایا

قسم کی سحری نہیں کھاتے۔ عاشورہ کے آخری حصے میں 'فاقہ شکنی' کے لیے مسجد میں کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد گھر واپس لوٹنے سے پہلے فاقہ شکنی ہوتی ہے۔ یہ کھانا بہت سادہ ہوتا ہے۔ جو دال اور حلیم جیسے تین قسم کی دالوں اور گیہوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

مغرب کی نماز کے بعد 'شامِ غریباں' کی مجلس ہوتی ہے جس میں امام حسینؑ کی بہن زینب علیہا السلام اور اُن کے مصیبت زدہ اہل خاندان کے مرثیے اور نوحے پڑھے جاتے ہیں۔ اُن کے عزم اور صبر وسکون کے ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی کو ان نوحوں میں بیان کیا جاتا ہے۔

موجودہ داعی سیدنا ڈاکٹر برہان الدین ہر سال کسی ایک شہر میں خود عاشورہ کی رسوم کی سربراہی کرتے ہیں اور ہر سال دنیا کے مختلف علاقوں سے ہزاروں بوہرے اپنے داعی کے ساتھ محرم کی رسموں میں شرکت کرنے آتے ہیں۔ عاشورہ، کہیں بھی منعقد ہو 'جماعت' تمام بوہرہ شرکاء کے قیام و طعام کا مفت انتظام کرتی ہے۔ آمدورفت کے اخراجات ہر شخص خود برداشت کرتا ہے، جب ۲۰۰۱ میں یہ رسم دبئی میں منعقد ہوئی تو دنیا بھر سے ایک لاکھ سے زیادہ بوہروں کو ہوٹلوں اور نجی گھروں میں رہائش فراہم کی گئی تھی۔[۱]

جو بوہرے محرم کی رسوم میں کسی وجہ سے شرکت نہیں کر سکتے ان کے لیے پچھلے کچھ برسوں سے جدید تکنالوجی کی بھی مدد لی جاتی ہے۔ پچھلے کچھ برسوں میں سیدنا محمد برہان الدین کی روزانہ دعاؤں کے ویڈیو کیسٹس ہوائی کوریئروں کے ذریعہ دنیا بھر میں ۷۰۰ مسجدوں اور ۴۰۰ 'جماعتوں' میں زیادہ تر کو بھیجے جاتے رہے، تاکہ وہاں اُن کے معتقدین انہیں اگلے دن ہی دہرا سکیں۔[۲] ۱۹۹۰ء سے محرم کی عبادات کو نشر بھی کیا جانے لگا اور اب جماعتوں، نے عاشور نشریات، کو حاصل کرنے کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال بھی شروع کر دیا ہے۔ اب ڈاکٹر سیدنا محمد برہان الدین کی آواز کوئی مجمع یا فرد کم و بیش فوراً ہی ڈاؤن لوڈ، کر کے سنا اور سنایا جا سکتا ہے۔ بہت سی جماعتیں اب ان رسوم کو کلوزڈ سرکٹ ٹیلی ویژن پر بھی چلاتی ہیں۔

ان دعوتوں اور موجودہ داعی ڈاکٹر سیدنا کی شخصیت کو ابھار کر پیش کرنے پر کچھ تنقید بھی شروع ہوئی ہے۔ ظاہر ہے صرف بوہروں کی طرف سے ہی۔ ایسی ہی ایک تنقید میں ان دعوتوں اور تقریبوں کو 'تماشے' کا نام دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ بڑی بدنصیبی ہے کہ داؤدی بوہرے جو شیعہ ہیں اور

۱- عادل شعیب سابقہ حوالہ، ص ۱۵۰   ۲- عادل، شعیب، سابقہ حوالہ، ص ۱۵۰

حضرت علیؓ اور ان کے بیٹے امام حسینؓ سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں، آج کل اپنے رہنما اور مذہبی سربراہ سیدنا محمد برہان الدین کی قیادت میں محرم کے محترم اور پروقار دنوں کی یاد منانے کے بجائے ان کی تقریب مناتے ہیں۔ جیسے عید کا دن ہو، یہ لوگ مسرور انداز میں دس محرم کو 'عشرۂ مبارک' کہتے ہیں اور رنگین لباس پہن کر تقریب مناتے ہیں، (انڈین ایکسپریس نے بیان کیا'' عورتوں کی بنائی ہوئی خوبصورت تصویر۔ جن میں بچکانے گلابی، ہلکے سبز، آبی نیلے رنگ کی خوبصورت نازک کڑھی (ردائیں پہنے) مرغ بریانی اور آئس کریم والے بہترین لذیذ کھانوں سے سیر ہوتے ہیں''۔

'دنیا میں کہیں بھی کوئی دوسرا رہنما اپنی شخصیت کا اتنے سستے سے انداز میں اظہار نہیں کرتا جیسا سیدنا کرتے ہیں۔ جگہ جگہ دوسرے وعظوں کو روک کر اپنے معتقدین کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ صرف اس جگہ جمع ہوں جہاں وہ خود تقریر کر رہے ہوں۔ بوہرہ دکان داروں کو اپنی دکانیں بند کر دینے، بیوپاریوں کو اپنی بیوپار بند کر دینے اور طالب علموں کو اپنی کلاسیں اور امتحان چھوڑ کر محرم کے نو دن ان مسجدوں میں حاضر ہونے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ جہاں سیدنا بیان فرما رہے ہوں۔ پوری دنیا میں جہاں جہاں بوہرے آباد ہیں وہاں سیدنا کے وعظوں کو ریلے کرنے پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔ بمبئی میں ہی سیٹیلائٹ کے توسط سے تیس سے زیادہ مرکزوں کو ۶۶۰ ٹیلیویژن سیٹوں اور ۴۷ بڑے 'جوائنٹ اسکرین پر ریلے کیا گیا۔[۱]

۱- سیف الدین انصاف .www.dowoodi-bohra.com میں